سوال

(119) صف میں پیچھے رہ جانے والے کی نماز

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ماہنامہ شہادت میں ایک سوال کے جواب میں آپ نے لکھا کہ صف میں پیچھے رہ جانے والے اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔ لہٰذا اسے دوبارہ نماز پڑھ لینی چاہیے۔ جبکہ اسی سوال کا جواب دیتے ہوئے بشر احمد ربانی صاحب نے لکھا ہے کہ اضطراری کیفیت ہے اس صورت میں اکیلے آدمی کی نماز ہو جائے گی اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ اگلی صف سے آدمی کو بھی نہ کھینچا جائے کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو صف کو ملاتا ہے اللہ اسے ملاتا ہے اور جو صف کو توڑتا ہے اللہ اسے توڑتا ہے۔" اس حدیث کی وجہ سے صف سے آدمی کو نہ کھینچا جائے اکیلے نماز پڑھ لی جائے تو نماز ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ اضطراری کیفیت ہے۔ آپ آگاہ فرمائیں کہ کیا کیا جائے؟ علماء کی دو قسم کی آراء ہیں طلباء اور عوام کس رائے پر عمل کریں۔ کتاب وسنت کی روشنی میں جواب ارشاد فرمائیں۔ (خرم ارشاد محمدی دولت نگر)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

1۔ سیدنا وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ "

"أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلاً یصلی خلف الصف وحدہ، فأمرہ أن یعید"

"بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا (جو) صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھ رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (نماز) لوٹانے کا حکم دیا۔

(سنن أبی داود، 682، الترمذی، 230 وقال: "حسن" ابن ماجہ 1004) وصححہ ابن حبان الموارد: 403 وللحدیث طرق عند ابن خزیمہ: 1569 وابن حبان: 401)

اس روایت کی سند صحیح ہے۔ (نیل المقصود قلمی ج1 ص234 شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا: "صحیح" (سنن ابی داؤد تحقیق الشیخ الالبانی ص110)

2۔ علی بن شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔

(مسند احمد 4/23 ح1640، ابن ماجہ 1003) وصححہ ابن خزیمہ: 1569 وابن حبان: 401) اس روایت کی سند صحیح ہے (تسہیل الحاجہ ص68)

بوصیری نے کہا:

"حدیث صحیح وہذا إسناد رجالہ ثقات" (زوائد ابن ماجہ ص159)

3۔ حدیث وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق امام احمد اور امام اسحاق (بن راہویہ) فرماتے ہیں کہ صف کے پیچھے اکیلا آدمی (نماز پڑھنے والا) اپنی نماز دوبارہ پڑھے گا اور یہی قول حماد بن ابی سلیمان (محمد) بن ابی لیلی (الفقیہ) اور وکیع کا ہے (سنن الترمذی:230)

4۔ امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے حفص (بن غیاث) سے عن عمرو بن مروان (ثقہ) عن ابراہیم (النخعی) کی سند سے نقل کیا ہے کہ "یعید" یعنی نماز دہرائے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 2/193ح5888)

حفص بن غیاث مدلس ہیں لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ میں اس کے بر عکس روایات بھی ہیں جو بلحاظ تدلیس وغیرہ ضعیف ہیں۔

5۔ ابن حزم کے نزدیک صف کے پیچھے اکیلے مقتدی کی نماز باطل ہے۔ (المحلیٰ 4/52مسئلہ 514)

6۔ وابصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث کے بعد امام عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "

"وکان ابی یقول بہذا الحدیث"

"اور میرے ابا اس حدیث کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔ (مسند احمد 4/228ح18170)

7۔ ابراہیم النخعی کا قول یہ ہے کہ صف کے پیچھے اکیلا آدمی رکوع نہ کرے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 1/257، ح2635 وسندہ صحیح)

یہی تحقیق ابن ابی شیبہ کی ہے۔ (ایضاً:2636)

بلکہ امام ابو بکر بن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلے میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا رد لکھا ہے۔ (دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ 4/156ح36070،36069)

ابو بکر محمد بن ابراہیم بن المنذر النیسابوری (متوفی 318ھ) فرماتے ہیں۔

"صلاۃ الفرد خلف الصف باطل لثبوت خبر وابصۃ"

یعنی صف کے پیچھے اکیلے کی نماز وابصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کی رو سے باطل ہے۔ (الاوسط فی السنن والاجماع والاختلاف 4/184ت1994)

8۔ مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "اگر کوئی شخص مصلی بعد اتمام صف صلوۃ مسجد میں آیا اور صف میں اس نے کوئی جگہ نہیں پائی تو وہ اکیلا صف کے پیچھے نماز نہ پڑھے بلکہ کسی شخص کو اطراف صف سے کھینچ کر اپنے ساتھ ملالے۔ " الخ۔ (فتاوی علمائے حدیث ج3 ص77)

اطراف صف کا مطلب یہ ہے کہ "صف کے کنارہ سے کسی کو کھینچ کر اپنے ساتھ شامل کرے۔ " (فتاوی علمائے حدیث 3/78)

9۔ جمہور علماء کا خیال ہے کہ صف کے پیچھے اکیلے کی نماز، عذر کی صورت میں ہو جاتی ہے۔ (صلوۃ الجماعۃ تالیف: صالح بن غانم السدلان ص112)

امام عطاء بن رباح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "یعید" وہ اعادہ نہیں کرے گا۔ (مصنف عبدالرزاق 2/59ح2486)

تنبیہ: اس روایت کی سند عبدالرزاق (مدلس) کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

اسماء الرجال اور حدیث کی تصحیح وتضعیف میں ہمیشہ جمہور کا قول مرجوح ہوتا ہے۔

"الحق أحق أن يتبع"

صف کے پیچھے اکیلے نمازی کی نماز نہ ہونے والا قول راجح ہے اگرچہ اس کے قائلین جمہور کے مقابلے میں کم ہیں۔

10۔صف سے پیچھے آدمی کھینچنے کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے، جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑے ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں پکڑ کر دائیں طرف کھڑا کر دیا۔ پھر جبار بن صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف کھڑے ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر بن عبداللہ اور جبار بن صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں کو دھکیل کر پیچھے کھڑا کر دیا۔

دیکھئے صحیح مسلم (3010، ترقیم دارالسلام: 7516) باب حدیث جابر الطویل وقصة ابی الیسر) اب چند اہم تنبیہات پیش خدمت ہیں۔

1۔عورت اگر اکیلی بھی ہو تو اس کی نماز ہو جاتی ہے وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔

2۔ایک حدیث میں آیا ہے کہ "وسطوا الامام "امام کو درمیان رکھو۔" (سنن ابی داود: 681)

یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے اس میں امۃ الواحد: مجہولہ ہے (تقریب التہذیب: 8534) نیز دیکھئے انوار الصحیفۃ فی الاحادیث الضعیفۃ ص20(ابوداود: 681)

3۔صف کے پیچھے اکیلے نمازی کے بارے میں علماء کے تین اقوال ہیں۔

1۔نماز نہیں ہوتی۔ (2) نماز ہو جاتی ہے۔ (3) عذر ہو مثلاً: (اگلی صف بھری ہوئی ہو) تو نماز ہو جاتی ہے۔ ان اقوال میں پہلا قول ہی راجح ہے جبکہ محترم بشر احمد ربانی صاحب کی تحقیق واجتہاد میں ثالث الذکر قول راجح ہے۔

4۔علماء کے درمیان اگر اجتہادی امور میں اختلاف ہو تو راجح لے کر مرجوح چھوڑ دیں اور علماء کا مکمل احترام کریں۔ (شہادت، ستمبر 2004ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ298

محدث فتویٰ